قرآن اور رمضان

تحریر: محمد داؤد سلیم

قرآن اور رمضان کا آپس میں گہرا تعلق ہے' گویا کہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ جس طرح جسم اور روح ہیں۔ اس مضمون میں قرآن اور رمضان کا تعلق اور ان دونوں کے یکساں اوامر ونواہی کا ذکر کیا جائے گا۔

فرمانِ الٰہی ہے ﴿انا انزلنه فی لیلة القدر﴾ (سورۃ القدر:۱) ''ہم نے اس کو عزت والی رات میں نازل کیا'' اور دوسرے مقام پر فرمایا ﴿انا انزلنه فی لیلة مبارکة﴾ (الدخان:۳) ''ہم نے اسے بابرکت رات میں نازل فرمایا'' اور یہ بھی قرآن سے ثابت ہے کہ یہ رات رمضان المبارک کے مہینے میں ہے جیسے فرمایا ﴿شهر رمضان الذی انزل فی القرآن﴾ (سورۃ بقرہ ۱۷۸) ''ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔''

حدیث مبارکہ میں بھی آتا ہے کہ لیلۃ القدر جس میں قرآن نازل ہوا وہ رمضان المبارک میں ہے۔ جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿تحروا لیلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان﴾ (بخاری)

''شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

اور دوسری حدیث میں ہے:

﴿عن ابن عمر ﷺ قال سئل رسول الله ﷺ عن لیلة القدر هی فی کل رمضان﴾ (ابوداؤد)

''حضرت ابن عمر﷜ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا' وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔''

مذکورہ بالا قرآنی آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن لیلۃ القدر میں نازل ہوا اور لیلۃ القدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے۔ اس بات سے قرآن اور رمضان کے تعلق کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ان دونوں کا آپس میں کتنا گہرا ربط ہے۔

ان دونوں کے تعلق کو بیان کرنے کے بعد اب ایسے اوامر ونواہی کا ذکر کیا جائے گا جو دونوں میں یکساں طور پر پائے جاتے ہیں۔

۱۔ ایمانداری

قرآن مجید میں آتا ہے:

﴿یایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون﴾ (سورۃ بقرہ ۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں' جس طرح تم سے اگلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے' تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کا حکم ایمان والوں کو دیا ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں یہاں بھی ﴿یایها الذین امنوا﴾ کے الفاظ آئے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو کسی نہ کسی کام کا حکم دیا ہے۔ مثلاً:

﴿یایها الذین امنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله وذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون﴾ (سورۃ الجمعۃ:۹)

''اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آجایا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے' اگر تم جانتے ہو۔''

اور حدیث میں آتا ہے:

﴿من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه﴾ (بخاری)

''جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں حصول ثواب کی نیت سے روزے رکھے' اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

مذکورہ آیت وحدیث سے ثابت ہوا کہ روزوں کا حکم اور اس کے رکھنے کا فائدہ صرف ایمانداروں کو ہوگا۔

اور قرآن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شیء وهدی ورحمة لقوم یؤمنون﴾ (سورۃ یوسف ۱۱۱)

''جو لوگ عقل والے ہیں' ان کو بے شک ان لوگوں کے قصوں سے عبرت ہوتی ہے' قرآن کوئی بنائی ہوئی (بناوٹی) چیز نہیں ہے' بلکہ قرآن اگلی کتابوں کو سچا کرنے والا اور ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والا ہے اور ایمان داروں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔''

۲۔ تقویٰ

یہ بھی ایک ایسی خوبی ہے کہ جو قرآن اور رمضان سے مساوی طور پر ثابت ہوتی ہے۔ قرآن کے متعلق ارشادِ ربانی ہے:

﴿الم ۝ ذلک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین﴾ (سورۃ بقرہ ۱'۲)

''اس کتاب میں کوئی شک نہیں، جس میں متقی لوگوں کیلئے ہدایت ہے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ولقد انزلنآ الیکم ایات مبینات و مثلا من الذین خلوا من قبلکم وموعظة للمتقین﴾ (سورۃ النور:۳۴)

"(مسلمانو!) ہم تو تم کو کھلی کھلی آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گزر گئے ان کے حال اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت (کی باتیں) بھیج چکے ہیں۔"

روزے کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

﴿یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون﴾ (بقرہ۱۸۳)

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے۔ شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔"

۳۔ قیام

یوں تو قرآن میں قیام کی بے حد تاکید آئی ہے جو کہ نماز کے بارے میں ہے اور حقیقت میں قرآن کی قرأت نماز میں قیام کی حالت میں ہی ہوتی ہے اور خود نبی کریم ﷺ نے نماز کی حالت میں قرآن کی تلاوت کو بغیر نماز کے افضل قرار دیا ہے۔ جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿قرآءة القرآن فی الصلوة افضل من قرآءة القرآن فی غیر الصلوة﴾ (مشکوٰۃ)

"نماز میں قرآن مجید کا پڑھنا بہتر ہے بہ نسبت غیر نماز کے پڑھنے سے۔"

اور رمضان کے قیام کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه﴾ (بخاری)

"جس شخص نے رمضان کا قیام ایمان اور اخلاص کے ساتھ کیا اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔"

دوسری حدیث میں ہے

﴿عن ابی هریرة ؓ قال قال رسول الله ﷺ ان الله فرض علیکم صیام رمضان وسننت لکم قیامه فمن صامه وقامه ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه﴾ (النسائی)

"حضرت ابو ہریرہ رضی ؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اور میں نے اس کا قیام (رات کے نوافل) سنت قرار دیا ہے، پس جو کوئی بھی بحالت ایمان اور ثواب کی امید کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھے گا اور قیام کرے گا، وہ اپنے گناہوں سے اپنی ماں کے جننے کی طرح پاک ہو جائے گا۔"

۴۔ ثواب

نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کے ایک حرف کے عوض دس نیکیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر ایک روایت میں آتا ہے کہ قرآن کریم پڑھنے والے کیلئے بڑے بڑے درجات ہیں۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿یقال لصاحب القرآن اقرء وارق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلک عند اخر ایة تقرأها﴾ (ترمذی شریف)

"قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ تم قرآن پڑھتے جاؤ اور اونچے اونچے درجات پر چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ جیسا کہ دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ تمہارا جنت میں آخری درجہ وہ ہوگا، جہاں تم پڑھتے پڑھتے ٹھہر جاؤ گے۔"

جیسے صاحب قرآن کیلئے بڑے درجات ہیں، ایسے ہی روزے دار کو ثواب بھی لا متناہی عطا ہوگا۔

﴿ان النبی ا قال یقول الله تعالی کل عمل ابن آدم له الحسنة بعشر امثالها الی سبع مائة ضعف الا الصیام فانه لی وانا اجزی به انه ترک شهوته وطعامه و شرابه من اجلی﴾ (بخاری)

"بیشک نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ابن آدم کے ہر نیک کام پر دس سے سات سو گنا تک ثواب ملتا ہے، سوائے روزہ کے وہ تو میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں عطا کروں گا۔ (ابن آدم) نے اپنی شہوت کھانا اور پینا میرے لئے چھوڑ دیا ہے۔

۵۔ ہر جائز خواہش کی تکمیل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿یقول الرب تبارک وتعالی من شغله القرآن عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السآئلین﴾ (ترمذی)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن مجید پڑھنے سے جس کو باز رکھا، مجھ سے سوال کرنے سے یعنی قرآن مجید پڑھنے میں مشغول رہا، جس کی وجہ سے وہ مجھ سے سوال نہ کرسکا، تو اس کو اس سے بہتر دوں گا جو مانگنے والے کو دیتا ہوں۔"

انسان اللہ تعالیٰ سے اپنی ہر جائز خواہش کی درخواست کرتا ہے تو بسا اوقات وہ دعا قبول ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ مگر قرآن کے قاری نے جس خواہش کا اظہار کرنا تھا، مگر وہ کر نہ سکا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر اور اعلیٰ چیز اسے عطا فرماتے ہیں۔

اسی طرح روزے کے متعلق سمجھ لیں کہ انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں عزت کی زندگی گزار کر عذاب قبر اور جہنم سے بچ کر جنت میں داخل ہو سکے تو روزے دار کے بارے میں اسی چیز کا ذکر خود نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿من صام یوما ابتغاء وجه الله باعده الله من جهنم﴾ (بیہقی)

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے دور رکھے گا۔"

دوسری حدیث میں ہے:

﴿من صام یوما ابتغآء وجه الله ختم له به دخل الجنة﴾ (مسند احمد)

"جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ایک دن کا روزہ رکھے گا اور وہ اس پر مر جائے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

اسی طرح رمضان کی آمد پر حضور اکرم ﷺ جو خطبہ

ارشاد فرماتے تھے اس میں آتا ہے:

﴿وھو شھر الصبر والصبر ثوابه الجنة﴾ (بیہقی)

''یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔''

۶۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

قرآن کریم نے مختلف مقامات پر نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تاکید فرمائی ہے' جیسے ارشاد ربانی ہے:

﴿ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون﴾ (آل عمران:۱۰۴)

''تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتی رہے اور نیک کاموں کا حکم کرتی رہے اور بری باتوں سے منع کرتی رہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون بالله﴾ (آل عمران:۱۱۰)

''تم بہترین امت ہو' جو لوگوں کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

اسی طرح رمضان کی آمد پر انسان کیلئے نیکی کرنے کے مواقع اور بھی آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ غیبی طور پر انسان کو نیکی کی دعوت اور برائی سے اجتناب کا حکم بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لما کان اول لیلة من شھر رمضان صفدت الشیاطین ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منھا باب وفتحت ابواب الجنة فلم یغلق منھا باب وینادی منادیا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر﴾ (مستدرک حاکم)

''جب رمضان المبارک کی اول رات ہوتی ہے تو بڑے بڑے سرکش جن اور شیطان قید کئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے کوئی دروازہ کھلتا نہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور اللہ کی طرف سے پکارنے والا پکارتا ہے' اے بھلائی کے تلاش کرنے والے آگے بڑھ (یعنی اب وقت ہے کچھ کرنا ہے کرے) اور اے گناہ کرنے والے اب پیچھے ہٹ جا (یعنی اس خیر و برکت کے وقت کی شرم کر) گناہوں سے باز آ جا۔''

۷۔ سفارشی

قیامت کے دن جب انسان بے بسی' بے چارگی کے عالم میں ہوگا۔ تو جس طرح قرآن اس کا سفارشی بن کر اسے خدا کے عذاب سے بچائے گا' اسی طرح روزہ بھی اس کا سفارشی بنے گا۔ جیسے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿الصیام والقرآن للعبد یوم القیامة یقول الصیام ای منعته الطعام و فشفعنی فیه ویقول القرآن منعته النوم باللیل فشفعنی قال فیشفعان﴾ (مسند احمد)

''روزہ اور قرآن مجید دونوں بندہ کیلئے قیامت کے دن سفارش کریں گے' روزہ کہے گا الٰہی روزہ دار کو میں نے کھانے پینے اور خواہش سے روکا تھا۔ تو میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا پروردگار میں نے اس کو رات میں نیند سے روک دیا تھا۔ (یہ رات کو کلام الٰہی پڑھتا رہتا تھا) تو اس کو بخش دے۔ ان دونوں کی سفارش منظور ہوگی۔''

اب ایسے احکامات جن سے قرآن مجید نے بچنے کا حکم دیا ہے اور روزے کی حالت میں تو خصوصیت سے ان سے بچنے کی تاکید آتی ہے' ورنہ روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہوگا۔

۱۔ جھوٹ

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

﴿فاجتنبوا قول الزور﴾ ''جھوٹی بات سے بچو۔''

اور جھوٹے کے متعلق فرمایا:

﴿ان الله لا یھدی من ھو کاذب کفار﴾ (زمر:۱)

''بیشک اللہ تعالیٰ اس کو راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے' احسان نہیں مانتا۔''

رمضان کے متعلق جھوٹ کی ممانعت میں نبی ﷺ کا فرمان ہے:

﴿من لم یدع قول الزور والعمل به والجھل فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه﴾ (بخاری)

''جس کسی نے جھوٹی بات' اس پر عمل اور جہالت و نادانی ترک نہ کی' اس کے کھانے پینے ترک کرنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں۔''

۲۔ فحش گوئی

شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ کسی کو گالی کا جواب گالی سے نہ دیا جائے اور فحش کلامی سے اجتناب کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کے اوصاف میں بیان فرمایا ہے:

﴿وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما﴾ (الفرقان:۶۳)

''رحمان کے سچے بندے وہ ہیں' جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں' تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

﴿واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه﴾ (......)

''مومنین لوگ بیہودی باتیں سن کر منہ پھیر لیتے ہیں۔''

یہی منشا رمضان اور روزے کا ہے کہ انسان فحش گوئی سے پرہیز کرے' چنانچہ ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے:

﴿الصیام جنة فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یسخب فان امرؤ سابه احد او قاتله فلیقل انی امرؤ صائم﴾ (بخاری)

"روزے ڈھال ہیں' جب تم میں کسی کے روزے کا دن ہو تو فحش گوئی اور شور نہ کرے اور اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو (جواب کی بجائے) کہے کہ میں روزے سے ہوں۔"

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لیس الصیام عن الطعام والشراب وانما الصیام عن اللغو والرفث﴾

"کھانے پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں' روزہ تو بیہودہ اور لغو کام سے رکنے کا نام ہے۔"

۳۔ غیبت

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿یایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرھتموہ واتقوا الله ان الله تواب رحیم﴾ (سورۃ حجرات:۱۲)

"اے ایمان والو! بہت شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض شک گناہ میں داخل ہیں اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور تم میں سے ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے اس کو برا نہ کہے' بھلا تم میں سے کوئی (اس بات کو) گوارا کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو تم اس کو ناپسند کرو۔ اللہ سے ڈرو' بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

غیبت ایک برا فعل ہے۔ جس کی قرآن میں ممانعت آتی ہے اور رمضان میں تو بالا والی برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۴۔ نگاہ کی حفاظت

قرآن کریم میں مومن مردوں کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

﴿یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم ان الله خبیر بما یصنعون﴾ (النور:۳۰)

"اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کیلئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں' خدا ان سے باخبر ہے۔"

اور مومن عورتوں کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

﴿یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن﴾ (سورۃ النور:۳۱)

"اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔"

﴿قال جابر بن عبدالله الانصاری ؓ اذا صمت فلیصم سمعک وبصرک ولسانک عن الکذب والمحارم ودع اذی الجار ولیکن علیک وقار وسکینة ولا تجعل یوم صومک ویوم فطرک سواء﴾

جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں جب تو روزہ رکھے تو چاہیے کہ تیرا کان' تیری آنکھ' تیری زبان جھوٹ اور حرام کردہ امور سے روزہ رکھے اور تو پڑوس کو ایذا رسانی سے رک جائے۔ تجھ پر وقار و سکون ہونا چاہیے۔ روزہ والا اور بغیر روزہ کا دن برابر نہیں ہونا چاہیے۔"

اسی طرح وہ تمام امور جن سے قرآن مجید سے بچنے کا حکم دیا ہے' روزہ بھی ان سے اجتناب کی تاکید کرتا ہے۔ بصورت دیگر روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یوں قرآن اور رمضان کا ایک گہرا تعلق ہے' یا یوں سمجھ لیجئے کہ فرضیت رمضان مقصد قرآن میں مضمر ہے۔

بقیہ: زبان کا استعمال

تھا۔ اسی طرح حقدار آتے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں ان کو دیتے جائیں گے۔ اسی طرح اس کی تمام نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور حقدار ابھی باقی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ اس پر ڈال دیں گے اور اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح دوسرے گناہ مثلاً قتل' زنا و چوری وغیرہ انسان کی آخرت میں ناکامی کا سبب بن سکتے ہیں۔ ان میں زبان سے سرزد ہونے والے بھی کئی افعال اور باتیں ہیں' جن کی وجہ سے انسان دوزخ میں چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کی توفیق عطاء فرمائے۔ جن باتوں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے' ان سے باز رہیں اور جن کاموں کے کرنے کا حکم فرمایا ہے' ان کو اپنائیں' تاکہ ہم دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں اذکار تعلیم فرمائے ہیں۔ ان کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ایک تو ان کو اپنانے کی وجہ سے انسان لغو باتوں سے بچا رہے گا۔ دوسرا دنیاوی فائدے کے ساتھ ساتھ آخرت میں انسان اپنی جنت میں پودے لگاتا رہے گا۔ اس میں کوئی مشقت بھی نہیں کرنی پڑتی۔ چلتے' پھرتے' لیٹے' کام کرتے' برتن دھوتے' کپڑے دھوتے ہوئے صفائی کا کام بجالاتے اپنی زبان اللہ کے ذکر سے تر رکھیں گے تو روحانی سکون کا باعث بنے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے زبان پر آسان ہیں' ترازو میں بہت وزنی ہیں۔ رحمان کے نزدیک محبوب ہیں۔ وہ ہیں

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

اور بھی حدیث میں بہت سے اذکار منقول ہیں' جو مستند کتابوں کو دیکھ کر یاد کر کے ان کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دنیا اور آخرت دونوں بہتر فرمائیں۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆